ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

اپریل 2008

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب 21-ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-9201094, 9200754

بسم الله الرحمن الرحيم

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

گندم

گندم پاکستان میں بنیادی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ملک میں گندم کی وافر فراہمی ہر حکومت کی ترجیح رہی ہے۔ عالمی سطح پر گندم کی پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو چین گندم کی پیداوار میں پہلے جبکہ بھارت، امریکہ اور روس اس کی پیداوار میں بالترتیب دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان اس کی کاشت میں بہتر مقام رکھتا ہے۔ عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے سال 2006 کے گندم کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کا شمار پہلے دس عالمی ملکوں میں ہوتا ہے۔ گندم کی عالمی پیداوار میں پاکستان 3.52 فیصد حصہ کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔ چین مجموعی عالمی پیداوار کا 17.31 فیصد پیدا کرتا ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی اپریل کی رپورٹ کے مطابق سال 2008 میں دنیا میں اجناس کی مجموعی پیداوار کا اندازہ 1706 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 2007 کے اجناس کی مجموعی پیداوار سے 37 ملین ٹن زیادہ ہے۔ جبکہ گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا اندازہ 645 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 2007 کی گندم کی مجموعی پیداوار سے 41 ملین ٹن زیادہ ہے۔ جبکہ گندم کے مجموعی عالمی استعمال کا اندازہ 630 ملین ٹن لگایا ہے جو کہ سال 2007 کے گندم کے استعمال سے 19 ملین ٹن زیادہ ہے۔ عالمی سطح پر گندم کی قیمتوں میں مارچ کے مقابلہ میں کمی کا رجحان ہے۔ پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 3 فیصد ہے۔ گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔ پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں گندم کا فی کس ماہانہ استعمال 8.20 کلوگرام ہے۔ اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سال حکومت نے گندم کا پیداواری ہدف 24 ملین ٹن مقرر کیا ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 3.02 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ حکومت نے گندم کی خریداری قیمت 425 روپے سے بڑھا کر 625 روپے فی چالیس کلوگرام کر دی ہے۔ جبکہ گندم کی خریداری کا ہدف کم از کم 50 لاکھ ٹن مقرر کیا ہے۔ اس سال خراب موسم اور دیر سے بجائی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے گندم کا مقرر کردہ پیداواری ہدف جو کہ 24 ملین ٹن لگایا گیا تھا حاصل نہ ہو سکے۔ لیکن اس وقت حکومت گندم کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لئے ہر قدم اُٹھا رہی ہے اور گندم اور آٹے کی سمگلنگ کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات جاری ہیں۔ درج ذیل گراف میں اِمسال اور گزشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

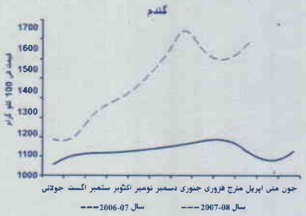

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اپریل کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1631 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گزشتہ ماہ مارچ کی 1551 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 5.13 فیصد زیادہ رہی۔ دراصل اپریل میں بارشوں کی وجہ سے گندم کی برداشت کچھ دیر سے شروع ہوئی۔ گندم کی برداشت عروج پر آتے ہی قیمتوں میں آنے والے دنوں میں معمولی کمی متوقع ہے۔ جبکہ گزشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں کی نسبت 45.75 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ اپریل، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال اپریل کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	1720	1660	1135	3.61	51.54
فیصل آباد	1558	1417	1141	9.98	36.55
سرگودھا	1725	1611	1129	7.05	52.79
ملتان	1668	1541	1111	8.28	50.14
گوجرانوالہ	1595	1590	1125	0.31	41.78
اوکاڑہ	1604	1542	1102	4.05	45.55
راولپنڈی	1635	1523	1185	7.33	37.97
رحیم یار خان	1540	1524	1022	1.02	50.68
اوسط	1631	1551	1119	5.13	45.75

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

مکئی

مکئی دنیا کے بہت سے ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔2006 کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے اعدادوشمار کے مطابق مکئی کی پیداوار میں پاکستان 0.43 فیصد حصہ کے ساتھ 28واں نمبر پر ہے۔ جبکہ امریکہ، چین، برازیل، میکسیکو اور انڈیا مکئی کی پیداوار میں بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ امریکہ مکئی کی عالمی مجموعی پیداوار کا 38.55 فیصد پیدا کرتا ہے۔ مکئی پنجاب اور سرحد کی اہم فصل ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی اپریل کی رپورٹ کے مطابق مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا سال 2008 کا اندازہ 762 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ جو کہ سال 2007 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 13 ملین ٹن کم ہے عالمی سطح پر اپریل میں مکئی کی قیمتوں میں مارچ کے مقابلہ زیادہ رہیں ہیں مگر اپریل کے مہینہ کے دوران کچھ کمی واقع ہوئی ہے۔ جبکہ پاکستان میں پچھلے دوسالوں سے مکئی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ مکئی کی کاشت سے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ مل رہا ہے۔ مکئی کی طلب میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہے۔ موجودہ دنوں میں کارن آئل بنانے میں بھی اس کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ سال 08-2007 کے ابتدائی اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3247.61 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 11.72 فی صد زیادہ ہے۔ مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 71 فیصد ہے۔ پنجاب میں اس کی پیداوار کے بالترتیب بڑے اضلاع اوکاڑہ، پاک پتن، ساہیوال اور جھنگ ہیں۔ مکئی کی زیادہ طلب کی بناء پر قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جانوروں کی خوراک میں جو متبادل اجناس استعمال ہوتی ہیں اُن کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ لہذا اُن اجناس کے متبادل کے طور پر مکئی کی خرید زیادہ ہو رہی ہے جو کہ قیمتوں میں بڑھوتری کا باعث ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پام آئل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کی وجہ سے مکئی کے تیل کی طلب بڑھ گئی جس نے مکئی کے طلب میں مزید اضافہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے مکئی کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

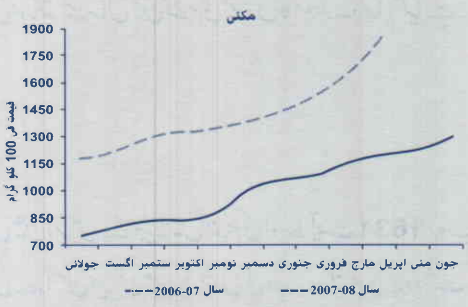

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اپریل کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1889 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ کی 1671 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 13.02 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں کی نسبت 55.18 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	1898	1823	1277	4.12	48.63
فیصل آباد	1958	1746	1247	12.15	57.02
سرگودھا	1990	1744	1266	14.13	57.19
ملتان	1813	1563	1245	16.03	45.62
گوجرانوالہ	1948	1733	1133	12.38	71.93
اوکاڑہ	1776	1591	1158	11.66	53.37
راولپنڈی	1867	1679	1195	11.19	56.23
رحیم یارخان	1863	1494	1218	24.72	52.96
اوسط	1889	1671	1217	13.02	55.18

چاول سپر باسمتی

چاول پوری دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چاول پوری دنیا میں کھائی جانے والی کل کیلرزی کا 1/5 حصہ مہیا کرتا ہے۔ عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے امسال 2006 کے پیداواری اعدادو شمار کے مطابق چین،انڈیا،انڈونیشا،بنگلہ دیش اور ویت نام چاول کی پیداوار میں بالترتیب 29.0،21.51،8.57،6.89 اور 5.64 فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔ جبکہ پاکستان میں چاول گندم کے بعد دوسری بنیادی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں چاول کا فی کس ماہانہ استعمال 1.03 کلوگرام ہے۔ پاکستان چاول کی عالمی پیداوار میں 1.28 فیصد حصہ کے ساتھ بارہویں نمبر پر ہے۔ لیکن پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں، پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ پاکستان میں کپاس کے بعد سب سے زیادہ برآمد کی جانے والی جنس چاول ہے پاکستان کی معیشت میں چاول 1.2 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ چاول پاکستان کے مجموعی زرمبادلہ میں 7 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ دوران سال 07-2006 میں پاکستان نے 3129142 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 1,125,819 (ہزار امریکی ڈالر) ہے۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 49.41 فیصد تھا۔ 07-2006 کے دوران 907,906 میٹرک ٹن چاول باسمتی برآمد کیا گیا جس کی مالیت 556220 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ پچھلے سال کی نسبت 8.21 فیصد زیادہ باسمتی چاول برآمد کیا گیا یہ چاول زیادہ تر دبئی، کینیا ،عمان، یمن، سنگاپور اور دوسرے کئی ممالک کو بھیجا گیا۔ پاکستان سال 08-2007 میں جولائی سے مارچ تک کے عرصہ تک 1958,989 میٹرک ٹن چاول برآمد کر چکا تھا جس کی مالیت (000)956,376 امریکی ڈالر تھی۔ جو کہ مالیت کے لحاظ سے پچھلے سال کی نسبت 14.55 فیصد زیادہ ہے۔ مارچ تک چاول کی برآمدی اوسط یونٹ قیمت 488.19 فی میٹرک ٹن تھی۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 40.06 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی درآمد پچھلے سال 07-2006 کے جولائی سے مارچ تک کے عرصہ کے دوران مقدار کے لحاظ سے 13.71 فیصد زیادہ رہی جبکہ مالیت کے لحاظ سے اضافہ 32.94 فیصد دیکھا گیا۔ مارچ کے مہینہ تک 770346 میٹرک ٹن باسمتی چاول برآمد ہو چکا تھا جبکہ پچھلے سال اسی عرصہ کے دوران 677464 میٹرک ٹن باسمتی چاول برآمد ہوا تھا اس سال باسمتی چاول کی برآمدی اوسط یونٹ قیمت 690.74 میٹرک ٹن تھی جو کہ پچھلے سال کی باسمتی چاول کی قیمت 590.81 فی میٹرک ٹن کے مقابلہ میں 16.91 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 57 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ پنجاب میں چاول کی پیداوار میں گوجرانولہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، حافظ آباد اور اوکاڑہ بالترتیب بڑے اضلاع ہیں۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے

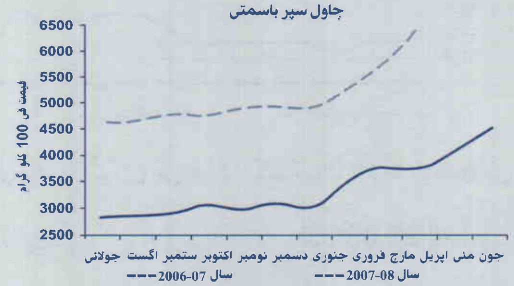

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اپریل کے مہینے میں گزشتہ ماہ مارچ کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جو کہ 10.77 فیصد زیادہ رہا۔ یہ اعدادو شمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ منڈی میں چاول کی طلب دن بدن بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ پاکستانی باسمتی چاول کے برآمد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ گزشتہ سال اپریل کی قیمتوں سے 70.14 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل(2008) کی قیمتیں	مارچ(2008) کی قیمتیں	اپریل(2007) کی قیمتیں	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ(2008) سے موازنہ	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل(2007) سے موازنہ
لاہور	6546	5783	3763	13.19	73.96
فیصل آباد	6135	5625	3865	9.07	58.73
سرگودھا	6385	5547	3396	15.11	88.02
ملتان	6906	5715	3458	20.85	99.71
گوجرانوالہ	6267	5775	3762	8.52	66.59
اوکاڑہ	6000	5784	3925	3.74	52.87
راولپنڈی	6492	6100	4200	6.43	54.57
رحیم یار خان	6625	6033	3816	9.81	73.61
اوسط	6420	5795	3773	10.77	70.14

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفار میشن سروس

چاول اری

پاکستان میں اری چاول کی زیادہ تر کاشت صوبہ سندھ میں ہوتی ہے۔ جو کہ کل ملکی پیداوار کا تقریباً 68 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 19 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ چاول کی کل برآمد میں اری کا حصہ تقریباً 51 فیصد سے زیادہ ہے۔ اس سال پاکستان نے 2221236 میٹرک ٹن اری چاول برآمد کیا جس کی مالیت 569,499 ہزار امریکی ڈالر بنتی ہے۔ پچھلے سال کی نسبت 22.05 فیصد کم اری چاول کی برآمد ہوئی۔ چاول اری کی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9 ملین ٹن ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے تقریباً دوگنا ہے۔ سندھ میں چاول کے بڑے اضلاع لاڑکانہ، نواب شاہ اور شکار پور ہیں۔ چاول اری کی برآمد اس سال جولائی سے مارچ تک 1188643 میٹرک ٹن تھی جبکہ پچھلے سال اسی عرصہ کے دوران 1717835 میٹرک ٹن اری چاول برآمد ہوا مگر اسی عرصہ کے دوران چاول اری کی اوسط یونٹ قیمت 356.94 فی میٹرک ٹن تھی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 41.08 فیصد زیادہ ہے۔ اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس سال چاول کی قیمتوں میں پچھلے سال کی نسبت 100 فیصد سے بھی زیادہ اضافہ ہوا مزید یہ کہ چاول کی بڑھتی ہوئی برآمدی قیمتوں نے پاکستانی منڈی میں بھی چاول کی قیمتوں کو متاثر کیا لہذا آنے والے دنوں میں چاول اری کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

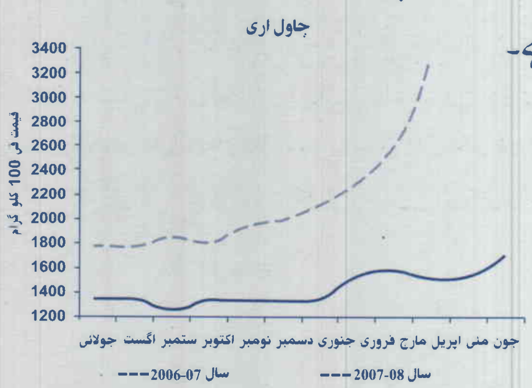

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ مارچ میں چاول اری کی اوسط قیمت 2578 روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ اپریل میں بڑھ کر 3275 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 27.03 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلہ میں شرح اضافہ 116.05 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	3317	2645	1520	25.41	118.22
فیصل آباد	3392	2527	1517	34.23	123.60
سرگودھا	3310	2632	1525	25.76	117.05
ملتان	3521	2645	1399	33.13	151.68
گوجرانوالہ	2950	2500	1630	18.00	80.98
اوکاڑہ	2958	2415	1485	22.51	99.19
راولپنڈی	3483	2794	1700	24.67	104.88
رحیم یار خان	3267	2467	1350	32.45	142.00
اوسط	3275	2578	1516	27.03	116.05

چینی سفید

پاکستان میں کماد کی فصل مجموعی معیشت کا 3.5 فیصد حصہ رکھتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں چینی کی پیداوار کا انحصار گنے کی فصل پر ہوتا ہے۔ اس سال گنے کی بہتر پیداوار کی وجہ چینی کی قیمتیں پچھلے دونوں سالوں سے کم رہی ہیں۔ کماد سو سے زائد ملکوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ برازیل کماد کی عالمی پیداوار میں 32.72 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت، چین، میکسیکو بالترتیب 7.23,20.20 اور 3.63 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 3.21 فیصد حصہ کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔ پوری دنیا میں تقریباً 1391.43 ملین ٹن کماد پیدا ہوتا ہے۔ کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر چینی حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے 80 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کا دارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں اِس وقت 42 شوگر ملیں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں چینی کا فی کس ماہانہ استعمال 1.31 کلوگرام ہے۔ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار کا 68 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ رہی۔ ابتدائی اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں گنے کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 13.53 فیصد زیادہ متوقع ہے۔ جبکہ پاکستان نے پچھلے سال 07-2006 کے دوران (000)586.5 ٹن چینی درآمد کی جس کی مالیت 15721.1 ملین روپے تھی۔ مگر اس سال جولائی سے مارچ تک کے عرصہ کے دوران پاکستان نے 20,125 (000 امریکی ڈالر) کی چینی برآمد کی۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

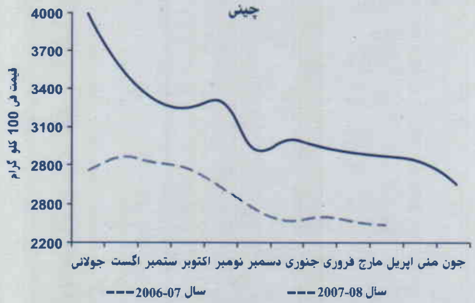

اپریل کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں معمولی کمی واقع ہوئی جبکہ شرح کمی 0.34 فیصد رہی۔ مارچ میں چینی کی قیمت 2335 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ اپریل میں کم ہو کر 2327 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 18.45 فیصد ہے یہ کمی منڈی میں نئی چینی آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	2333	2375	2868	-1.77	-18.65
فیصل آباد	2340	2330	2842	0.43	-17.66
سرگودھا	2338	2331	2850	0.31	-17.96
ملتان	2267	2263	2800	0.20	-19.04
گوجرانوالہ	2358	2361	2878	-0.12	-18.07
اوکاڑہ	2330	2332	2843	-0.10	-18.04
راولپنڈی	2379	2412	2915	-1.35	-18.39
رحیم یار خان	2273	2278	2833	-0.23	-19.77
اوسط	2327	2335	2854	-0.34	-18.45

چنا سیاہ

پاکستان میں دالوں کی کاشت میں چنا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کم آمدنی والا طبقہ اپنی لحمیات کی ضروریات چنا سے پوری کرتا ہے۔ چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ گوشت میں **18.50** فیصد لحمیات جبکہ اس کے مقابلے میں چنے میں **19.20** فیصد لحمیات پائی جاتی ہیں۔ چنا **55** سے زیادہ ممالک میں کاشت کیا جا رہا ہے۔ سال **2005-06** کے اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں چنا کا حصہ **21** فیصد ہے۔ چنے کی عالمی پیداوار میں بھارت، ترکی، پاکستان، ایران اور کینیڈا بالترتیب **3.60,5.89.6.78.68.79** اور **2.24** فیصد حصے کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہے۔ سال **2006-07** کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں چنے کی پیداوار میں صوبہ پنجاب **87.44** فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ سندھ، بلوچستان اور سرحد بالترتیب **3.55,5.70** اور **3.30** فیصد حصے کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں چنے کا فی کس استعمال **0.20** کلوگرام ماہانہ ہے۔ چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں ہوتی ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں **44** فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب **27.8** فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

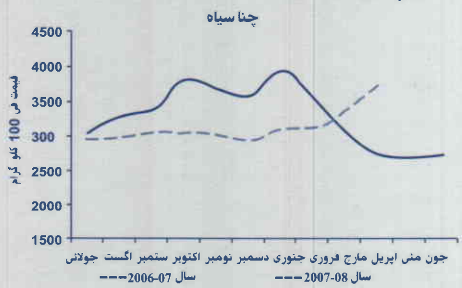

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ گذشتہ ماہ مارچ میں چنے کی قیمت **3327** روپے فی کوئنٹل تھی۔ جو اپریل کے مہینے میں **11.78** فیصد اضافہ کے ساتھ **3720** روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال اپریل کے مقابلے میں **38.13** فیصد زیادہ ہے۔ اس سال کُہر نے چنے کی فصل کو متاثر کیا ہے جس سے اس کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ چنا مقررہ کردہ حدف سے **4.9** فیصد کم رقبہ پر کاشت کیا گیا اپریل میں چنا کی کٹائی جاری تھی کہ بارشوں نے چنے کی فصل کو مزید متاثر کیا۔ اور فصل کو نقصان پہنچا یا لہذا آنے والے ایام میں چنے کی قیمتیں مزید بڑھنے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اپریل کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	3825	3467	2763	10.34	38.44
فیصل آباد	3703	3111	2439	19.02	51.82
سرگودھا	3817	3229	2284	18.20	67.12
ملتان	3823	3310	2442	15.48	56.55
گوجرانوالہ	3838	3598	2831	6.67	35.57
اوکاڑہ	3519	3271	2958	7.59	18.97
راولپنڈی	3781	3233	2825	16.94	33.84
رحیم یار خان	3450	3400	3000	1.47	15.00
اوسط	3720	3327	2693	11.78	38.13

ماش

ماش میں لحمیات کی مقدار 24 فیصد اور نشاستہ 60 فیصد تک پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں ماش موسم خریف کی فصل ہے۔ موسم خریف کی دالوں میں پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔ سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 34.67 (ہزار ہیکٹر) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 16.14 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 87 فیصد سے زائد رقبہ پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ سال 08-2007 کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 30.47 (ہزار ہیکٹر) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 13.21 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود بھی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔ سال 07-2006 کے دوران پاکستان نے ملکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے 520.9 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جن کی کل مالیت 14838.7 ملین روپے تھی۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار اور قیمتوں پر منحصر ہے۔ اس کے علاوہ چنے کی فصل کی بہتر پیداوار نہ ہونے کی وجہ سے اور دوسری دالوں خاص کر مسور کی قیمتیں بڑھنے سے ماش کی قیمتیں کو بھی کافی حد تک متاثر کیا ہے۔ اور اس کی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان ہے۔ درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

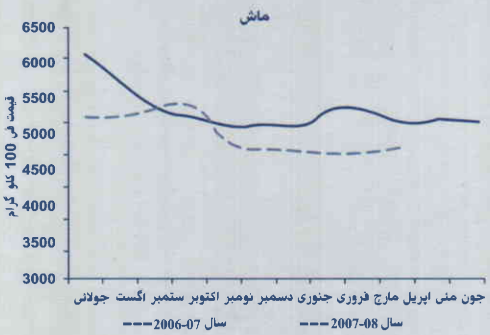

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اپریل کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 4706 روپے سے بڑھ کر 4796 روپے فی کوئنٹل ہوگئی اور شرح اضافہ 1.92 فیصد رہا اور اسی طرح گزشتہ سال ماہ اپریل کی نسبت قیمتوں میں 5.78 فیصد کمی ہوئی۔ کیونکہ اس سال فصل کی پیداوار گزشتہ سال کی نسبت 2.54 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی اپریل، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال اپریل کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	5500	5250	5550	4.76	-0.90
فیصل آباد	4052	3917	4529	3.46	-10.53
سرگودھا	4684	4604	4887	1.74	-4.15
ملتان	4404	4515	5013	-2.45	-12.15
گوجرانوالہ	4842	4950	5579	-2.18	-13.21
اوکاڑہ	4710	4716	4937	-0.13	-4.60
راولپنڈی	4679	4733	5217	-1.15	-10.31
رحیم یار خان	5500	4962	5014	10.84	9.69
اوسط	4796	4706	5091	1.92	-5.78

مسور

مسور کی دال پاکستان سمیت بہت سے ملکوں میں بطور خوراک بہت پسند کی جاتی ہے۔اوراس کو خاص کر اُبلے ہوئے چاولوں کے ساتھ ملا کر کھایا جاتا ہے۔مسور کی دال میں لحمیات کی مقدار **25** فیصد تک پائی جاتی ہے جو کہ سویابین میں پائی جانی والی لحمیات کی مقدار کے بعد کے بعد لحمیات کی سب سے زیادہ مقدار ہے۔سال **2005-06** کے اعدادوشمار کے مطابق دنیا میں دالوں کی کل پیداوار میں مسور کا حصہ **10** فی صد ہے۔دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار انڈیا ،کینیڈا، چین اور برازیل میں ہوتی ہے۔دالوں کی عالمی پیداوار میں پاکستان کا حصہ **3** فیصد ہے۔پچھلے دس سالوں کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں دالوں کا برآمدی حجم **7.5** ملین ٹن ہے۔دنیا میں مسور تمام دالوں کی کل تجارت کا **12** فیصد ہے۔دالوں کی عالمی برآمد میں کینیڈا کا حصہ **27** فیصد ہے۔مسور کی برآمد میں کینیڈا پہلے جبکہ ترکی ،آسٹریلیا اور انڈیا بالترتیب دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔پاکستان میں سال **2004-05** کے اعدادوشمار کے مطابق موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا نمبر چنے کے بعد آتا ہے۔بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیدواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔سال **2006-07** کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں مسور **38.26** (ہزار ہیکٹر) پر کاشت کی گئی جس سے **21.03** (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔مسور کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب **54.39** فیصد حصہ کے ساتھ پہلے نمبر پر جبکہ سندھ **22.30** فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔سال **2007-08** کے لئے اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا حدف **45.24** ہزار ہیکٹر مقرر کیا گیا ہے۔مسور کی مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی رہتی ہے۔اس لئے طلب ورسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی منڈی پر ہوتا ہے۔درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

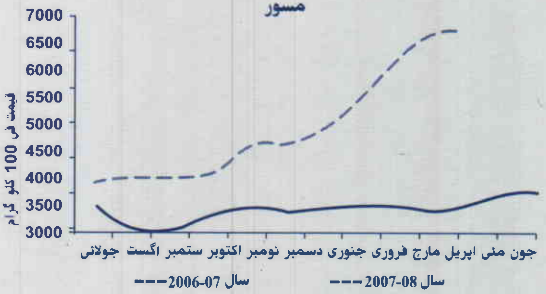

مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں **3.43** فیصد زیادہ رہی۔گذشتہ ماہ مارچ میں اوسط قیمت **6441** روپے فی کوئنٹل تھی جو اپریل میں بڑھ کر **6662** روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔جو گزشتہ سال اپریل کے مقابلے میں **97.82** فیصد زیادہ ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل(2008) کی قیمتیں	مارچ(2008) کی قیمتیں	اپریل(2007) کی قیمتیں	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	6800	6688	3417	1.68	99.00
فیصل آباد	6565	6358	3184	3.25	106.19
سرگودھا	6708	6198	3165	8.23	111.94
ملتان	6708	6513	3429	3.00	95.63
گوجرانوالہ	6604	6711	3252	-1.59	103.08
اوکاڑہ	6700	6017	3500	11.36	91.43
راولپنڈی	6617	6708	3592	-1.36	84.21
رحیم یار خان	6590	6333	3400	4.05	93.82
اوسط	6662	6441	3367	3.43	97.82

مونگ

مونگ میں لحمیات کی مقدار 26-20 فیصد کے درمیان ہوتی ہے۔جبکہ خریف کی دالوں میں مونگ سب سے بڑی فصل ہے سال 08-2007 کے ابتدائی اعدادوشمار کے مطابق یہ دال 245.69 ہزار ہیکٹر رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 152.68 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 10.26 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں مونگ دال کا فی کس استعمال 0.09 کلوگرام ماہانہ ہے لیکن پاکستان اپنی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لئے ہر سال دالوں کو درآمد کرتا ہے سال 07-2006 میں 225192 ہزار امریکی ڈالر کی دالیں درآمد کیں گئیں۔ جبکہ اس سال جولائی سے فروری تک کے عرصہ میں پاکستان 203598 میٹرک ٹن دالیں درآمد کر چکا تھا جس کی مالیت 7174 ملین روپے ہے۔مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔سال 07-2006 کے اعدادوشمار کے مطابق اس کی پیداوار کا بڑا حصہ (89) فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ ،سرگودھا اور خوشاب بالترتیب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔بھکر صوبہ پنجاب میں مونگ کی کل پیداوار کا 45.99 فیصد پیدا کرتا ہے۔دوسری دالوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے مونگ کی قیمتوں پر اثر ڈالا ہے۔جس سے اس کی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان ہے۔درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

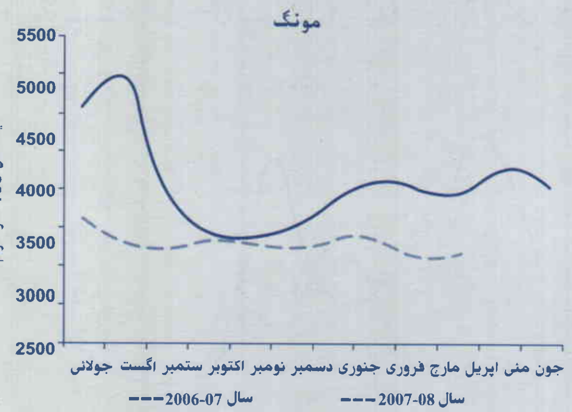

اپریل میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔گذشتہ ماہ اوسط قیمت 3283 روپے فی کوئنٹل تھی جو اس ماہ بڑھ کر 3351 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔اس طرح شرح اضافہ 2.08 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلے میں شرح کمی 14.16 فیصد رہی۔کیونکہ اس سال مونگ کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 9.30 فیصد زیادہ ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں ماہ اپریل کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	3725	3650	4392	2.05	-15.19
فیصل آباد	3148	2925	3671	7.63	-14.25
سرگودھا	3159	2982	3594	5.93	-12.10
ملتان	3154	3102	3814	1.67	-17.30
گوجرانوالہ	3246	3371	4129	-3.70	-21.39
اوکاڑہ	3412	3586	3521	-4.85	-3.10
راولپنڈی	3556	3267	4200	8.86	-15.33
رحیم یار خان	3410	3381	3912	0.85	-12.83
اوسط	3351	3283	3904	2.08	-14.16

پیاز

مختلف کھانوں میں پیاز کا استعمال ذائقہ پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔جبکہ پاکستان میں پیاز کا فی کس ماہانہ استعمال **0.94** کلو گرام ہے۔سال **2006** کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے دیئے گئے اعدادوشمار کے مطابق پیاز کی عالمی پیداوار **120.93** ملین ٹن رہی۔پیاز کی پیداوار میں چین ،بھارت،امریکہ اور پاکستان بالترتیب **5.32,16.21,1.70,2.77,** اور **1.48** فیصد حصہ کے ساتھ بڑے ممالک ہیں۔سال **2006-07** کے دوران پاکستان میں پیاز **131.4** ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے **1816.5** (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔جو کہ پچھلے سال کی نسبت **11.63** فیصد کم رہی۔سال **2006-07** کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق بلوچستان **38.62** فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ سندھ، پنجاب اور سرحد بالترتیب **17.37,32.65** اور **11.34** فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد ہی منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے دستیاب رہتی ہے۔مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔اس وقت منڈی میں سندھ کا پیاز ختم ہونے کو ہے اور پنجاب کے پیاز کی آمد آمد ہے۔پنجاب کا پیاز آتے ہی قیمتیں گرنے کا اندیشہ ہے۔درج ذیل گراف میں پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

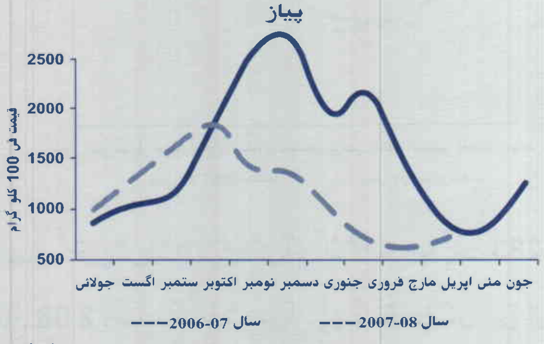

ماہ اپریل میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں زیادہ رہیں۔مارچ کے دوران اوسط قیمت **619** روپے فی کوئنٹل تھی جو کہ اپریل میں بڑھ کر **735** روپے فی کوئنٹل رہی۔اس طرح شرح اضافہ **18.72** فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اپریل کے مقابلہ میں قیمتیں کم ہیں اور شرح کمی **15.56** فیصد ہے درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل(2008) کی قیمتیں	مارچ(2008) کی قیمتیں	اپریل(2007) کی قیمتیں	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ(2008) سے موازنہ	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل(2007) سے موازنہ
لاہور	767	675	1017	13.63	-24.58
فیصل آباد	583	525	738	11.05	-21.00
سرگودھا	748	613	942	22.12	-20.59
ملتان	735	623	662	17.91	11.03
گوجرانوالہ	700	567	858	23.53	-18.41
اوکاڑہ	660	574	875	14.95	-24.57
راولپنڈی	905	715	1044	26.65	-13.31
رحیم یار خان	780	660	825	18.18	-5.45
اوسط	735	619	870	18.72	-15.56

آلو

آلو دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں بطور خوراک استعمال ہوتا ہے۔لیکن پاکستان میں اس کا زیادہ تر استعمال بطور سبزی کیا جاتا ہے۔آلو کی اہمیت کو جانتے ہوئے اقوام متحدہ نے سال 2008 کو آلو کا سال قرار دیا ہے تا کہ اس کی پیداوار بڑھا کر دنیا سے بھوک کا خاتمہ کیا جاسکے۔ چین، روس، بھارت، امریکہ، یوکرائن اور جرمنی بالترتیب آلو کی پیداوار میں بڑے ممالک ہیں۔جبکہ پاکستان عالمی پیداوار میں 0.499 فیصد حصہ کے ساتھ 23واں نمبر پر ہے۔آلو کی برآمد میں ہالینڈ 17.11 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ فرانس اور جرمنی بالترتیب 16.92 اور 14.57 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔دنیا میں جمے ہوئے آلو کا استعمال اور برآمد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔جمے ہوئے آلو کی برآمد تازہ آلو کی مجموعی برآمد کا 1/2 حصہ ہے۔آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔پاکستان میں آلو کا فی کس ماہانہ استعمال 1.18 کلوگرام ہے۔پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے جو کہ کل پیداوار کا تقریباً 93 فیصد ہے۔سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں آلو 131.94 ہزار ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جس سے 2470.31 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی پاکستان میں آلو کی کل پیداوار میں پنجاب نے 2317.79 (000ٹن) آلو پیدا کیا۔نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔آلو کی فصل سال میں دو بار آتی ہے صوبہ سرحد سے آلو کی آمد جولائی سے ستمبر اور اگست سے اکتوبر تک ہوتی ہے جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔اس وقت پنجاب کی آلو کی فصل ختم ہونے کو ہے لہذا منڈی میں اس کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے۔اس سال کُہر نے آلو کی فصل کو متاثر کیا تھا جس کی وجہ سے پنجاب میں آلو کی فصل اپنے وقت سے پہلے ختم ہو رہی ہے۔جس کی وجہ سے آنے والے دنوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

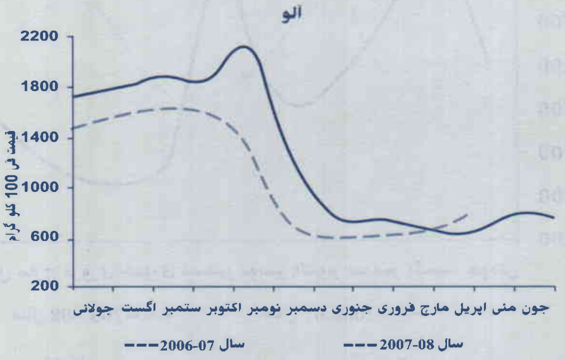

مارچ کے دوران اوسط قیمت 648 روپے فی کوئنٹل تھی جو کہ بڑھ کر 804 روپے فی کوئنٹل ہو گی۔اس طرح شرح اضافہ 23.96 فیصد رہا اور پچھلے سال ماہ اپریل کی نسبت آلو کی قیمتیں 27.93 فیصد زیادہ رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	833	692	675	20.43	23.41
فیصل آباد	638	542	550	17.78	16.00
سرگودھا	834	615	642	35.61	29.91
ملتان	806	628	525	28.28	53.52
گوجرانوالہ	758	592	600	28.11	26.33
اوکاڑہ	638	560	542	13.93	17.71
راولپنڈی	963	719	697	33.98	38.16
رحیم یار خان	960	840	795	14.29	20.75
اوسط	804	648	628	23.96	27.93

ٹماٹر

ٹماٹر کا استعمال کھانوں کو مزیدار بنانے کیلئے کیا جاتا ہے۔سال 07-2006 کے دوران ٹماٹر کی کاشت 47.1(000ہیکٹر) پر کی گئی جس سے 502.3 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ٹماٹر کی سب سے زیادہ پیداوار صوبہ بلوچستان میں جبکہ صوبہ سرحد ٹماٹر کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ بالترتیب تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار میں چین، امریکہ، ترکی، بھارت، مصر اور اٹلی بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ٹماٹر کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے ہالینڈ پہلے جبکہ انگلینڈ اور بلجیم بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔صوبہ پنجاب کا ٹماٹر اپریل سے جولائی تک منڈی میں آتا ہے۔جبکہ صوبہ سرحد سے ٹماٹر کی دو فصلیں اگست سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں آتیں ہیں۔بلوچستان کا ٹماٹر نومبر سے فروری تک اور ستمبر سے اکتوبر تک منڈیوں میں آتا ہے۔اسی طرح صوبہ سندھ کا ٹماٹر دسمبر سے اپریل تک منڈی میں مہیا ہوتا ہے۔ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا ستعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔پاکستان میں ٹماٹر کا فی کس ماہانہ استعمال 0.36 کلوگرام ہے۔ٹماٹر کی مقبول ترین مصنوعات کو زیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ ہیں اس وقت منڈی میں ٹماٹر کی آمد صوبہ پنجاب سے شروع ہو چکی ہے جس کی وجہ سے ٹماٹر کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے۔درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

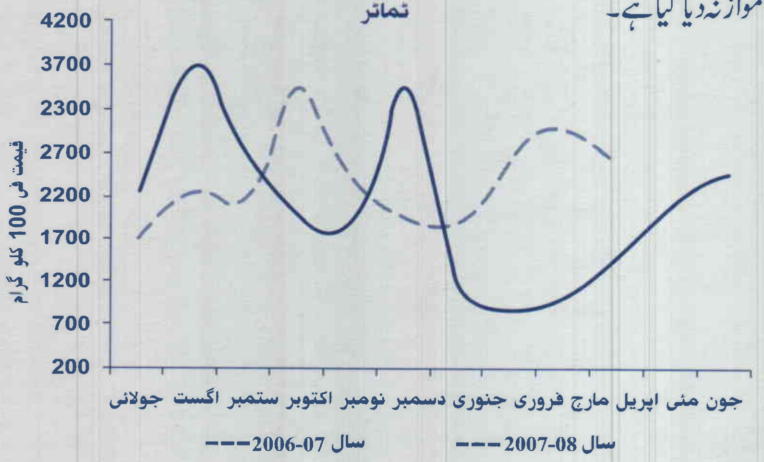

مارچ میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 3028 روپے فی کوئنٹل رہی جو اس ماہ (اپریل) میں کم ہو کر 2528 روپے فی کوئنٹل پر آگئی۔اور شرح کمی 16.50 فیصد رہی۔لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ اپریل کی نسبت 70.55 فیصد زیادہ رہیں آنے والے دنوں میں ٹماٹر کی قیمتوں میں مزید کمی متوقع ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی اپریل کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اپریل کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل (2008) کی قیمتیں	مارچ (2008) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل (2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	2392	2733	1433	-12.49	66.92
فیصل آباد	2658	3158	1783	-15.83	49.07
سرگودھا	2733	3842	1742	-28.86	56.89
ملتان	2308	2750	1292	-16.07	78.64
گوجرانوالہ	2583	2742	1567	-5.79	64.84
اوکاڑہ	2688	2976	1367	-9.66	96.63
راولپنڈی	2648	3133	1555	-15.49	70.29
رحیم یار خان	2215	2887	1120	-23.27	97.77
اوسط	2528	3028	1482	-16.50	70.55

سرخ مرچ

برصغیر میں سالن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات میں سُرخ مرچ ایک لازم جزو ہے۔اس وقت مرچ 61 کے قریب ملکوں میں کاشت کی جارہی ہے۔اور اس کی مجموعی عالمی پیداوار 2.75 ملین ٹن ہے۔سال 2006 کے اعدادوشمار کے مطابق مرچ کی پیداوار میں بھارت 43.42 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، چین 8.92 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بنگلہ دیش 6.75 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور پیرو 5.88 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان 2.25 فیصد حصہ کے ساتھ نویں نمبر پر ہے۔پاکستان میں مرچ کا فی کس ماہانہ استعمال 84.79 گرام ماہانہ ہے۔سال 2006-07 کے اعدادوشمار کے مطابقپاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ ،پنجاب ،بلوچستان اور سرحد بالترتیب 6.04,11.51,81.43اور1.0فیصد حصہ کے ساتھ پہلے ،دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔سندھ میں مرچ کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پہلی فصل خریف ستمبر سے نومبر تک اور دوسری ربیع کی فصل فروری سے اپریل تک منڈیوں میں مہیا ہوتی ہے۔جبکہ صوبہ پنجاب کی مرچ کی فصل مئی سے اگست تک منڈیوں میں آتی ہے۔صوبہ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں خریف اور ربیع کاشت کی جاتی ہیں۔صوبہ سندھ کی فصل کسی بھی وجہ سے متاثر ہونے سے اسکی منڈی میں رسد کم ہوجاتی ہے اور منڈی میں اسکی قیمتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔سرخ مرچ کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے ہمسایہ ملک بھارت سے سرخ مرچ منگوائی جارہی ہے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

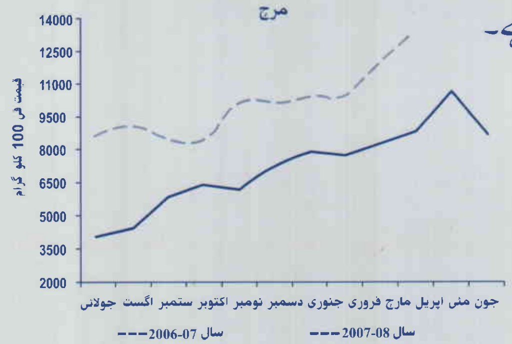

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ مارچ کے دوران اوسط قیمت 12171 روپے فی کوئنٹل رہی جو اپریل میں بڑھ کر 13707 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔مرچ کی قیمتوں میں اضافہ کی اوسط شرح 12.62 فیصد رہا جو گزشتہ سال اپریل کے مقابلہ میں 52.58 فیصد زیادہ رہی۔سرخ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ اس کی پیداوار میں سال باسال کمی ہے۔جس کی وجہ سے پیداوار اور اس کے استعمال کے درمیان فرق بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/ 100 کلوگرام

منڈی	اپریل(2008) کی قیمتیں	مارچ(2008) کی قیمتیں	اپریل(2007) کی قیمتیں	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا مارچ (2008) سے موازنہ	اپریل(2008) کی فیصد قیمتوں کا اپریل (2007) سے موازنہ
لاہور	12800	12604	9804	1.55	30.56
فیصل آباد	12533	11446	7255	9.50	72.75
سرگودھا	11503	10313	10354	11.54	11.10
ملتان	14625	12698	8502	15.18	72.02
گوجرانوالہ	15238	12317	9491	23.72	60.55
اوکاڑہ	12667	11121	8417	13.90	50.49
راولپنڈی	14163	12908	8292	9.72	70.80
رحیم یار خان	16125	13958	9750	15.52	65.38
اوسط	13707	12171	8983	12.62	52.58

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

ویب سائٹ کا قیام www.amis.pk

تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

سیمینار اور ورکشاپس

کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب

ٹال فری فون نمبر 0800-51111

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب 21- ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-9201094, 9200754